بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب)   Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

غزوۂ خیبر کے تناظر میں سیرت نبوی ﷺ کا بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 28 فروری 2025ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، یوکے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدّہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالے سے خیبر کی جنگ میں آپؐ کا کیا اُسوہ تھا، یہ ذکر ہو رہا تھا۔ جنگ کے بعد یہود کی طرف سے نبی کریم ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کی گئی تھی، اور بکری کا زہر آلود گوشت کھلانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب خیبر فتح ہو گیا اور یہود بری طرح شکست کھانے کے بعد نبی کریم ﷺ کی رحمت و شفقت سے اس طرح فیض یاب ہوئے کہ نہ صرف نبی کریم ﷺ نے انہیں معاف کر دیا بلکہ انہیں خیبر میں رہنے کی بھی اجازت دے دی۔ جب لوگ مطمئن ہو گئے تو ایک روز یہود کے سردار سلام بن مشکم کی بیوی زینب بنت حارث نے آنحضرت ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بکری کا گوشت پیش کیا اور کہا کہ آپؐ کے لیے ہدیہ لائی ہوں۔ اس سازش میں یہ اکیلی عورت شامل نہ تھی بلکہ کچھ اور لوگ بھی تھے۔

آنحضرت ﷺ کے حکم پر وہ گوشت آپؐ کے سامنے رکھ دیا گیا اور وہاں حضرت بِشر بن براءؓ بھی بعض دیگر صحابہؓ کیساتھ موجود تھے۔ آنحضرت ﷺ نے اُس میں سے دستی کا گوشت اٹھایا اور اس میں سے تھوڑا سا ٹکڑا لیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ روک لو کیونکہ یہ دستی کا گوشت بتا رہا ہے کہ اس میں زہر ملایا گیا ہے۔ حضرت بِشر بن براءؓ نے عرض کیا کہ جب میں نے اسے کھایا تو مجھے کچھ محسوس ہوا تھا، مگر میں نے اس لیے کچھ نہیں بولا کہ آپ کا کھانا خراب ہو گا۔ مگر جب آپؐ نے لقمہ اُگل دیا تو مجھے خود سے زیادہ آپؐ کا خیال آیا لیکن مجھے خوشی ہوئی کہ آپؐ نے اسے نگلا نہیں بلکہ اُگل دیا۔ حضرت بِشرؓ ابھی اپنی جگہ سے اٹھے

نہ تھے کہ اُن کے جسم کی رنگت تبدیل ہونا شروع ہوگئی، اور پھر اس قدر بیمار ہوگئے کہ خود سے کروٹ بھی نہ لے سکتے تھے۔ تقریباً ایک سال کے بعد آپؓ کی وفات ہوگئی، بعض روایات کے مطابق حضرت بِشرؓ اپنی جگہ سے اٹھنے ہی نہ پائے تھے کہ آپؓ کی وفات ہوگئی۔ آنحضرت ﷺ نے اُس عورت کو بلا بھیجا اور پوچھا کہ تجھے کس نے یہ کام کرنے کے لیے کہا تھا؟ اس عورت نے جواب دیا کہ میں نے یہ سوچا کہ اگر آپ بادشاہ ہیں تو ہم آپ سے نجات پالیں گے اور اگر آپ نبی ہیں تو آپ کو خبر دے دی جائے گی۔ آپؐ نے اس عورت سے درگزر فرمایا۔ جبکہ ایک اور روایت کے مطابق بشر بن براءؓ کی شہادت کے بعد اسے قتل کر دیا گیا۔ صحیح بخاری کی ایک روایت کے مطابق اس عورت کو قتل نہیں کیا گیا تھا۔

صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ سے مروی ایک روایت کے مطابق آنحضور ﷺ مرض الموت میں فرمایا کرتے تھے کہ اے عائشہ! میں اُس کھانے کی تکلیف جو میں نے خیبر میں کھایا تھا ہمیشہ محسوس کرتا رہا ہوں اور اب بھی اُس زہر سے میں اپنی رگیں کٹتی ہوئی محسوس کرتا ہوں۔ بعض مفسرین نے اسی وجہ سے آپؐ کے لیے کہا ہے کہ آپؐ کی وفات خیبر کے اس زہر کی وجہ سے ہوئی اور یوں آپؐ شہید ہوئے اور یہ کہ آپؐ شہیدِ اعظم ہیں۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے لیے اس تکلّف کی کوئی ضرورت نہیں۔ نبی تو اس مقام و مرتبے کا حامل ہوتا ہے کہ وہ صدیق بھی ہوتا ہے، شہید بھی ہوتا ہے۔ پھر یہ کہ یہود نے تو اس زہر سے بچ جانے کو معجزہ سمجھا اور اس بات کا ثبوت سمجھا کہ آنحضرت ﷺ جھوٹے نبی نہیں ہیں، مگر بعض سادہ لوح مسلمان اس زہر سے آنحضرت ﷺ کی شہادت ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آنحضور ﷺ کی وفات ہرگز ہرگز اس زہر کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ صرف ایک تکلیف کا احساس تھا۔

خیبر کی جنگ میں حضرت صفیہؓ سے شادی کا بھی ذکر ملتا ہے۔ خیبر میں جب جنگی قیدیوں کو اکٹھا کیا گیا تو حضرت دحیہؓ نے آنحضرت ﷺ کی اجازت سے حیی بن اخطب کی بیٹی صفیہؓ کو لے لیا۔ اس پر ایک شخص آپؐ کے پاس آیا اور کہا کہ حیی بن اخطب کی بیٹی تو بنو قریظہ اور بنو نضیر کی شہزادی ہے اور وہ آپؐ کے علاوہ کسی اَور کے لیے مناسب نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اُسے بلا لاؤ، پھر آپؐ نے دحیہؓ سے فرمایا کہ اس کے علاوہ کسی اَور کو لے لو۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے صفیہؓ کو آزاد کر دیا۔ مسند احمد بن حنبل کی روایت میں ذکر ہے کہ آپؐ نے حضرت صفیہؓ کو آزاد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں چاہو تو مجھ سے شادی کر لو اور چاہو تو اپنے قبیلے کی طرف واپس چلی جاؤ۔ جس پر حضرت صفیہؓ نے آنحضرت ﷺ سے شادی کو پسند کیا۔

خیبر کے تمام معاملات سے فارغ ہو کر آپؐ وہاں سے روانہ ہوئے اور چھ میل کا فاصلہ طے کر کے آپؐ نے قیام کرنا چاہاتا کہ حضرت صفیہؓ سے شادی کی تکمیل ہو سکے۔ مگر حضرت صفیہؓ کی خواہش پر آپؐ نے سفر جاری رکھا اور کوئی بارہ میل کے فاصلے پر پڑاؤ کیا اور وہاں حضرت صفیہؓ سے شادی ہوئی۔ حضرت صفیہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ خیبر کے بہت قریب قیام کرنا چاہتے تھے اور مجھے خطرہ تھا کہ میری قوم کہیں آپؐ کو نقصان نہ پہنچائے اس لیے میں نے وہاں رکنے کی بجائے تھوڑے فاصلے پر رکنے کی درخواست کی۔ آپ ﷺ اخلاق فاضہ کا ہی اثر تھا کہ حضرت صفیہؓ کو دنیا جہان میں آپ ﷺ سے زیادہ اور کوئی محبوب نہ تھا۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ کے آنحضرت ﷺ کے خیمہ کے باہر پہرہ دینے اور حضرت ابو ایوبؓ کی اس معصومانہ محبت پر آپؐ کا انہیں دعا دینے کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اگلے روز آنحضور ﷺ کے ولیمے کا نہایت سادہ اور باوقار اہتمام ہوا۔ تین دن قیام کے بعد یہاں سے روانہ ہوئے، حضرت صفیہؓ کی آزادی اُن کا حق مہر قرار پایا۔ یہاں حضرت صفیہؓ کے ایک خواب کا بھی ذکر ملتا ہے۔ فرماتی ہیں کہ آپؐ کی آمد سے چند روز قبل میں نے خواب دیکھا تھا کہ یثرب کی طرف سے چاند آیا ہے اور میری جھولی میں گر گیا ہے۔ حضرت صفیہؓ نے پچاس ہجری میں وفات پائی اور جنّت البقیع میں تدفین ہوئی۔

حضرت صفیہؓ کی شادی پر مستشرقین بد نما انداز میں اعتراض کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ نے حضرت صفیہؓ کے حسن کی تعریف سنی تو حضرت دحیہؓ سے انہیں واپس مانگ لیا اور خود ان سے شادی کر لی وغیرہ۔ اس حوالے سے حضور انور نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کا ایک ارشاد بھی پیش فرمایا کہ ملکِ عرب میں دستور تھا کہ مفتوحہ ملک کے سردار کی بیٹی یا بیوی سے ملک میں امن وامان قائم رکھنے اور اِس ملک کے لوگوں سے محبت پیدا کرنے کیلئے شادیاں کیا کرتے تھے۔ تمام رعایا اور شاہی خاندان والے مطمئن ہو جایا کرتے تھے۔

حضور نے فرمایا: آپ ﷺ نے شادی کے فیصلے جب کیے تو بنیادی سبب یہ نہیں تھے جو بیان کیے جاتے ہیں اصل بنیادی سبب تو حکم الٰہی ہوتا ہو گا۔ آپ ﷺ کی تو ایک ایک حرکت وسکون الٰہی منشاء کے بغیر نہیں ہوا کرتی تھی جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ جو سارے کام ہی اس کی خاطر کرتے ہوں اور جن کی لمحہ لمحہ رہنمائی عرش کا خدا کرتا ہو وہ بھلا اتنا بڑا فیصلہ از خود کیوں کر سکتے ہیں۔ تو یہ سب شادیاں یقیناً للہی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھیں ہاں ان کے نتائج انتہائی بابرکت مصلحتوں کے حامل تھے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اپنی ایک کتاب آئینہ کمالات اسلام میں بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی نسبت صحابہ کا بلا شبہ یہ اعتقاد تھا کہ آنجناب کا کوئی فعل اور کوئی قول وحی کی آمیزش سے خالی نہیں... آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس

ذات کی مجھ کو قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ جو مجھ سے صادر ہوتا ہے خواہ قول ہو یا فعل وہ سب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر یہ کہا جائے کہ انہی احادیث کی کتابوں میں بعض امور میں آنحضرت ﷺ کی اجتہادی غلطی کا بھی ذکر ہے اگر کلِ قول و فعل آنحضرت ﷺ کا وحی سے تھا تو پھر وہ غلطی کیوں ہوئی۔ گو آنحضرتؐ اس پر قائم نہیں رکھے گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اس کا جواب یہ ہے کہ... ہم اس اجتہادی غلطی کو بھی وحی سے علیحدہ نہیں سمجھتے کیونکہ وہ ایک معمولی بات نہ تھی... بعض اوقات خدا تعالیٰ بعض مصالح کے لیے انبیاء کے فہم اور ادراک کو اپنے قبضے میں لے لیتا ہے تب کوئی قول یا فعل سہو یا غلطی کی شکل پر ان سے صادر ہوتا ہے اور وہ حکمت جو ارادتاً گئی ہے ظاہر ہو جاتی ہے تب پھر وحی کا دریا زور سے چلنے لگتا ہے اور غلطی کو درمیان سے اٹھا دیا جاتا ہے گویا اس کا کبھی وجود نہیں تھا... پس جس حالت میں ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفی ﷺ کے دس لاکھ کے قریب قول و فعل میں سراسر خدائی کا ہی جلوہ نظر آتا ہے اور ہر بات میں حرکات میں، سکنات میں، اقوال میں، افعال میں، روح القدس کے چمکتے ہوئے انوار نظر آتے ہیں تو پھر اگر یہ ایک آدھ بات میں بشریت کی بھی بو آوے تو اس سے کیا نقصان بلکہ ضرور تھا کہ بشریت کے تحقق کے لیے کبھی کبھی ایسا بھی ہو جاتا تا لوگ شرک کی بلا میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

پس کسی حدیث یا تاریخ و سیرت کی کتاب میں آنحضرت ﷺ کی سیرت و سوانح کے متعلق کوئی بھی روایت بیان ہو تو مذکورہ بالا قرآنی آیت کی روشنی میں اور حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں ان چیزوں کو دیکھنا چاہیے اور پرکھنا چاہیے نہ کہ الزام لگا دیا جائے اور ہر ایک مستشرق کی بات مان لی جائے اور سمجھا جائے کہ ہم لاجواب ہو گئے ہیں۔ یہ ہے آنحضرت ﷺ کے تقدس کو قائم رکھنے کا اصل کام نہ کہ صرف نعرے لگا دینا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ دو دن بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے خدا تعالیٰ ہر ایک کو رمضان سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے، اس کے لیے دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں۔

خطبے کے آخر میں حضورِ انور نے مکرم چودھری محمد انور ریاض صاحب ابن مکرم چودھری محمد اسلام صاحب کا ذکرِ خیر فرمایا اور نمازِ جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔ عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ۔